معلم

جلد (۷) بابت ماہ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ نمبر ۵

مطبع معلم شفیق واقع بازار شدی عنبر متصل فیلخانہ سرکار بلدہ حیدرآباد

اشتہار رسالہ معلم شفیق

یہ نادر رسالہ ہر قمری مہینہ مین شایع ہوتا ہی اسمین علوم و فنون کی سے بحث کیجاتی ہی دیگر مفید کتب بولنے
مضمون درج ہوتی ہین اسکا حجم تقریباً تین جز کا ہوتا ہی بلا اخذ قیمت یہ رسالہ کسی صاحب کی خدمتمین روانہ کیاجاویگا
نمونہ کا رسالہ مفت درخواست پر روانہ کیاجاویگا بشرطیکہ ادہ آنہ ٹکٹ بھیجا جاے قیمت سالانہ پیشگی مع محصول ڈاک یہ ہے
عام خریداروں سی عہ امیرون اور نوابون سے (عہ) والیان ریاست سے ا روپیہ

امیر علی ٹھگ

یہ کتاب ٹھگون کی نادر اور دلچسپ تاریخ ہی اس کتاب کی خوبی اور دلچسپی زبان قلم سے بیان نہین ہوسکتی صرف
مطالعہ ہی سے اسکی تصدیق ہوسکتی ہے اسکا حجم تقریباً (۰۰) صفحہ کا ہی قیمت بلا محصول ڈاک (عہ)

سیلٹن صاحب کا رڈ لینمینٹ

یہ روغن دافع اقسام درد نادر الایجاد کثیر المنفعت محلل محرک مقوی مسکن جسکو حکیم حذاقت ماب نے عجیب مفید
اجزا سے ترکیب دیا ہی بوجہ کمال لطافت جلد تر جلد مین نفوذ کرتا ہی گو کیسا ہی سخت مادہ کسی عضو مین ہو
اسکی مالش سے تحلیل یا جذب ہوکر نکل جاتا ہی اکڑی عروق و اعضا کھل جاتی ہین اور تقویت پاتی ہین شدت
تکلیف درد و سوزش فوراً دفع ہوجاتی ہی پچاس سے زیادہ اسکا اثر امراض ذیل مو بخربہ چوٹ درد سر
درد پسلی درد کمر درد مفاصل نقرس درد پا گرفت گردن وغیرہ مین تیر بہدف ہی ترکیب استعمال
ہمراہ ہی و دام قیمت منی آرڈر سے آنا چاہئی محصول ذمہ خریدار۔

شرح قیمت

تعداد شیشی	یک	سہ	شش	دوازدہ
قیمت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محصول ڈاک	[illegible]	[illegible]	عہ	[illegible]

المشتہر مولوی ہمہ مٹے سید عبد الرزاق کیمسٹ خاص حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی۔

قصیدہ اقبالیہ

در تہنیت

جشن تقریب خلعت وزارت بادشاہ دکن بہ عالیجناب گردون رکاب ہز ایکسلنسی

نواب فضل الدین خان ابو الفضل سکندر جنگ

اقتدار الملک اقبال الدولہ

وقار الامرا بہادر مدار المہام

ریاست سرکار نظام

حیدر آباد دکن

طبعزاد

مولوی محب حسین صاحب مترجم دفتر پیشی جناب نواب ممدوح و ایڈیٹر رسالہ معلم شفیق
و مترجم کتاب امیر علی ٹھگ وغیرہ

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

قصیدہ اقبالیہ

شہ خاور کا ہوا چرخ چہارم پہ عمل
بڑ گئی فوج کواکب مین عجب کی ہل چل

علم پنجۂ خورشید افق مین چمکا
پرچم سرخ کھلا ہو گیا رنگین بادل

جانب شرق سے بڑھنے لگین افواج شعاع
کثرت نور سے معمور ہوئی دشت و جبل

نیزۂ خط شعاعی ہوئے گردون پہ بلند
ڈر سے مریخ چھپا زرد ہوا رنگ زحل

شعلۂ شمس چمکنے لگے مانند سیوف
پرتو نور کی گرنے لگی بجلی ہر پل

مہر انور کے جو بر مین ہے لباس گلرنگ
رنگ ناری ہے افق مین کہ کھلا لال کنول

پارۂ ابر مین گلرنگ یہ پھولی ہے شفق
کشت لالہ ہے فلک پر ہین رنگین بادل

ٹکڑی بدلی کے افق مین ہین زردی مائل
ہی فلک پر گل خورشید کا کوسون جنگل

اطلس سرخ کا کنگرۂ فلک پر ہی عیان
لال مخمل کا افق مین ہی کھنچا دل بادل

شفق صبح کا پڑتا ہے زمین پر یہ عکس
گل لالہ کا گلستان ہی ہر اک دشت و جبل

لال بانات کا ہی فرش زمین صحرا
لال گون ہی شجر و شاخ و ثمر گل کونپل

سبز اشجار کے برمین ہی لباس زرین ‏‏ ثمر سرخ ہین پتون مین کہ روشن مشتعل
تاج زرین سے مزین ہی ہر اک قلۂ کوہ ‏‏ جامۂ سرخ سے دولہا نظر آتی ہین جبل
سر اشجار پہ پڑتی ہی جو سورج کی کرن ‏‏ برق سان کوندتے ہین دہوپ مین کوپل
دہوپ چہن چہن کی جو آتی ہی تو ہوتا ہی گمان ‏‏ دہوپ چہان کی ہی زمین یا کہ سنہری مخمل
عکس اشجار جو سبزے پہ بہم پڑتا ہے ‏‏ سبز کاغذ پہ نظر آتا ہی عکسی جنگل
نور و سایہ کی زمین پر ہے عجب گلکاری ‏‏ ہے مشجر کا بچھونا سر فرش مخمل

مطلع

اس قدر بڑھ گئے گھٹاٹوپ ہین اشجار جبل ‏‏ غیر ممکن ہے کہ پتون سے صبا جا نکل
کیا ہی دلچسپ ہی ہر سمت پہاڑون کا سمان ‏‏ سبز اشجار سے دہانی نظر آتی ہین جبل
اس قدر ہر شجر کوہ ہی پہولون سے لدا ‏‏ کہ دکھائی نہین دیتا کوئی پتا کونپل
جنگلی پہولون سے آتی ہی وہ بھینی خوشبو ‏‏ کہ مہک اوٹھتا ہی اک مرتبہ سارا جنگل
کہین چشمے کہین تالاب کہین ہین جھیلین ‏‏ آبشارون کی ہی کثرت کہین جاری ہین نل
لب جو ہے کہین گنجان درختون کا ہجوم ‏‏ سبز پتون مین چھپے ہین کہین طوطی بلبل

ڈھاک کے بن نے دکھائی ہے گلستاں کی بہار
آتشِ گل سے بھڑک اٹھا ہے سارا جنگل

زرد پھولوں سے ہیں گل پوش مہوونکے درخت
چمپئی گھاٹیاں ہیں اور بسنتی ہیں جبل

صحنِ گلشن کا وہ نقشہ ہے کہ سبحان اللہ
چوم لے دستِ چمن بند کو نقاشِ ازل

کوئی کیاری ہے مثلث تو مربع ہے کوئی
متوازی کہیں خطیرن میں عمودی ہیں محل

بیضوی ہے کوئی تختہ تو مدوّر کوئی
صورتِ قوس ہے کیاری کوئی شکلِ مکل

اس قدر مختلف الشکل ہیں تختے ہر جا
کہ ریاضی کی ہو میں باغ میں سب شکلیں حل

تختۂ گل کے زوایا پہ ہیں قائم شمشاد
گوشۂ حادّہ ہے سروِ گلستاں کا محل

منفرج زاویوں پہ سیب و سفرجل ہیں لگے
مرکزِ دائرۂ حوض پہ ہے لال کنول

صحنِ گلشن جو ہے مربع روشیں شکلِ عمود
باغبانوں نے کیا شکلِ عروسی کو حل

بارِ اثمار سے سجدے میں جھکی ہیں شاخیں
کثرتِ گل سے درختوں کی ہیں تیز ادل

ثمرِ نخل گلستاں ہیں وہ شیریں خوش رنگ
میوۂ باغِ جناں سامنے جن کے حنظل

گل کھلے جاتے ہیں غنچے بھی چٹخنے پڑتے ہیں
بلبلیں جوشِ مسرت سے بجاتی ہیں بغل

مچھلیاں حوض میں ہیں جوشِ طرب سے بے چین
چشمۂ تر کی طرح چشمے کہیں آئے ہیں ابل

جوش مستی سے ہیں طاوس چمن میں رقصاں
باغ میں بنیڈ بجاتے ہیں جو مرغان چمن
دمبدم کوکتی ہے فاختہ ارگن باجا
کوئلیں کوکتی ہیں یا کہ بجاتی ہیں بگل
بانگ دیتا ہی موذن کی طرح مرغ سحر
بج رہے ہیں کہیں تنبور کہیں ہیں فڈل
بوق و قرنا کہیں بجتی ہیں کہیں شہنائی
بج رہے ہیں کہیں مرچنگ کہیں چنگ درباب
جھانجھ رہ رہ کے بجاتی ہیں درختان چمن
چمن دہر میں وہ جوش نمو ہے ہر جا
بے ثمر آج جہان میں نہیں نخل امید
کیا ہی شاداب ہی برگ درخت موسی
کیا تعجب ہی کہ ہو سرد چراغان شاداب

عندلیبان چمن داغ کی گاتی ہیں غزل
وجد میں جھومتی ہی شاخ شجر گل کو بل
نے بجاتے ہیں درختوں پہ پپیہے ہر پل
پینیوں بجتا ہی یا بلبلیں گاتی ہیں غزل
ہور ناقوس بجاتا ہی چمن میں ہر پل
شور مرغان سحر سے یہ بھرا ہے جنگل
بولتے ہیں عجب آواز سے مرغان جبل
بولتے ہیں کہیں طوطی کہیں مینا کوئل
کھڑکھڑاتے ہی یہ پتوں کے ہوا عقدہ حل
شجر سنگ میں پھوٹ آئی ہی پل میں کونپل
سرو و شمشاد میں بھی آج لگے ہیں پھل
کوئلیں کاغذی اشجار میں آئی ہیں نکل
کیا تعجب ہے کہ گلزار بنے ہر منقل

کشتِ دہقان فلک مین ہو عجب کیا جو نمو
ہر شجر شجرۂ طوبیٰ سے ابھی جائے نکل

کیا تعجب گلِ خورشید مین پیدا ہو ہبک
کیا تعجب گلِ مہتاب مین آجائے پھل

کیا عجب خوشۂ پروین سے ٹپکنے لگے مے
کیا عجب کاہکشان تاک کا گر ہو جنگل

شاخِ آہو بھی عجب کیا جو ہری ہو جائے
شاخِ ثورِ فلکِ پیر مین پھوٹے کوپل

کیا تعجب کہ کرنپھول گلِ تر ہو جائین
کان کے پتون مین آئین کہین پھول نکل

کیا تعجب کہ نگین سبزۂ خط مین کلیان
کیا تعجب گلِ رخسار کھلین جیسے کنول

کیا تعجب ہے کہ کانون سے زرِ گل نکلے
کیا تعجب شجرِ طور مین آجائین پھل

مطلع

کثرتِ آب سے صحرا ہوا سارا جل تھل
آب شارون سے ہے فوارہ ہر اک دشت و جبل

کیا عجب چادرِ مہتاب سے نے چادرِ آب
کیا عجب چشمۂ خورشید ابھی جائے ابل

کیا تعجب ہے کہ ہر سنگ سے پانی نکلے
کیا تعجب ہے کہ ہر ایک جبل ہو بادل

برگ اشجار ہین اوراقِ کتابِ فطرت
دفترِ معرفتِ حق ہے ہر اک گل کوپل

گل خود رو سے نمایان ہے خدا کی قدرت
پتی پتی سے عیان صنعتِ صناعِ ازل

ہیں بصیرت جنھیں پڑھتی ہیں کتاب فطرت ۔ کور ہیں چشم میں جنکی ہے جہالت کا سبل
محو نظارۂ قدرت میں ہوا پہر ایسا ۔ کہ گئی دل سے مرے فکر دو عالم کی کھل
اسی حیرت میں کہا میں نے یہ دبی اسوقت ۔ آج کیوں نقشۂ عالم ہے گیا سا ابدل
ارض سے تا بہ سما ماہ سے ماہی تک ۔ سارا عالم ہے غرض شادی و عشرت کا محل
سن کے یہ ہاتف غیبی نے یہ دی مجھکو نوید ۔ تیرا طالع ہوا مسعود گیا دور زحل
بخت جاگا تیرا امید بر آئی تیری ۔ آسمان پر ہوا خورشید سخاوت کا عمل
مسند آرائی وزارت ہے وقار الامرا ۔ حامی دین متین فخر وزیران دول
فخر ارکان دکن فخر زمین فخر زمن ۔ فخر اعیان دول فخر معینان ملل
صاحب علم و ہنر لائق و دانا عاقل ۔ دور اندیش نکو کار مدبر اکمل
ماہر علم مدن واقف علم منزل ۔ جامع فضل و کمالات مہذب اعمل
تو ہے وہ فلسفی دہر محب حکمت ۔ طفل مکتب ہے ترے سامنے عقل اول
حسن میں ثانی یوسف تو حیا میں بیمثل ۔ حلم میں شہرۂ آفاق کرم میں افضل
لکھوں وہ مطلع روشن کہ منور ہو جہان ۔ شرم سے ابر میں ہو مہر درخشاں اوجھل

مطلع

ہے عدالت کا تری ملک دکن مین عمل — شیر چیتے سے نہین بہاگتی ہرگز چیتل
عدل نوشیروان مشہور کسی وقت مین تہا — اس زمانہ مین نہین پر کوئی تجہسا عادل
ثور گردون سے نہ ڈر جای کہین شیر فلک — اسد چرخ دبک جای وہ ہی رعب حمل
اقویا ڈرتے ہین کم زور سے یہ عدل ترا — فیل جنگہار ڈر کے بہاگے جو مقابل ہو حمل
رحم مین ثانی عیسی ہی سخا مین حاتم — حوصلہ مین ہے سکندر سے کہین تو افضل
زور مین رستم ثانی مین کہون کیا تجہکو — تو ہی اولاد سلاطین دکن وہ تہا اہل
کیا ضرورت تجہی ہانکی کی ہی بروقت شکار — گہیر کر لاتی ہی خود شیر نیستان کو اجل
شان و شوکت تری خدام کی ہو کس سے بیان — کوئی اسکندر رومی ہی تو کوئی ہرقل
صف شکن ہی کوئی خوش خلق کوئی خوش تدبیر — کوئی ہے حلم و مروت مین غرض ضرب مثل
تری تقریر کی کیا کیجئے اوصاف بیان — طفل مکتب ہی ترے سامنے سحبان اجہل
صیغہ مال بدولت ہی تری مالا مال — ہے ترقی زراعت تری تدبیر کا پہل
عہد مین ترے رعیت ہوئی اسدرجہ امیر — بر مین دہقانون کے ہی شان بجای کمل

نصیحت کی لایق نہ طلبو کی قابل — مناسب ہی سب سے کنارا ہمارا
حمیت ہنین کچہ ہنین اہل دولت — خوش آتا ہے تمکو نظارا ہمارا
ادہر خواب غفلت مین سو رہی ہم — ادہر جاہ و منصب سدہارا ہمارا
کہان وہ عروج اور اقبال و دولت — لب بام ہے اب ستارا ہمارا
ہمین تھے کبھی ساری دنیا کی مالک — ابہی تک ہے جینا انجارا ہمارا
نہ دنیا سنبھالی نہ کام آئی دین کے — گیا وقت بیکار سارا ہمارا
اٹھاتی اٹھاتی زمانہ کی سختی — کلیجا ہوا سنگ خارا ہمارا
نصیحت سے نفرت دوا سے تنفر — کرے چارہ گر خاک چارا ہمارا
ہزار دن مین لایق ہنین ایک عورت — ابہی غم سے دل ہے دوپارا ہمارا
کہان تک سنین بیوگان کی مصیبت — جگر ہو گیا پارا پارا ہمارا
مخالف ہون گو لاکہ مذہب مین ہم تم — وطن ایک ہی پر تمہارا ہمارا
حسد سے ہون کیون ہم مخالف کسی کے — گوارا نہ کوئی اجارا ہمارا
اگر ہموطن ہون سدہ لین تو بہتر — ہنین اسمین ہرگز خسارا ہمارا
ہماری اطاعت مین گر کوئی شک ہو — کرو امتحان پہر دوبارا ہمارا
مدد مین ہی کام آئیگا داغ حسرت — اندہیرے مین چمکیگا تارا ہمارا
یہی کہتی ہین رو رو کے اہل زراعت — بہت کر دیا سخت دہارا ہمارا
جو رکہتا ہی دل سے محبت وطن کی — وہی ہے محب اور پیارا ہمارا

رباعیات

بے محنت و علم کسنے عزت پائی — بے جوہر حلم کسنے وقعت پائی
دنیا میں بتاؤ تو محب تم مجھکو — بے کسب و کمال کسنے شہرت پائی

دیگر

تعلیم اصول حفظ صحت ہے ضرور — امراض بدن سے واقفیت ہی ضرور
منظور محب جس کو ہو صحت اپنی — اُس شخص کو تحصیل طبابت ہے ضرور

دیگر

جو علم تواریخ سے ناواقف ہے — وہ کودک نافہم ہے گو عارف ہے
احوال گذشتہ سے جو جاہل ہے محب — ہر حادثہ دہر سے وہ خائف ہے

دیگر

بیکار نہیں ہے شور و غوغا میرا — لائیگا کبھی رنگ تماشا میرا
اولاد وطن سے ہی یہ امید محب — مانیگی دل و جان سے وہ کہنا میرا

غزل

ہوا راز دل آشکارا ہمارا — چمکنے لگا ہے ستارا ہمارا
حکومت ہے باقی نہ ہی علم و دولت — کہو کس طرح ہو گذارا ہمارا
نہ کپڑا ہے تن پر نہ کھانے کو روٹی — ذرا حال دیکھو خدارا ہمارا
تجارت صناعت زراعت سے نفرت — فقط نوکری ہے سہارا ہمارا
بدن زرد دل سرد خاطر پریشان — گیا نام اہل عزت نظارا ہمارا